سوال: اسلام میں حج اور اس کے روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات پر تفصیلی شذرہ قلمبند کریں۔

جواب:

تعارف:

حج اسلام کا پانچواں اور ایک اہم ترین رکن ہے۔ ہر عاقل بالغ اور صاحبِ استطاعت مسلمان مرد و عورت پر ایک مرتبہ زندگی میں حج فرض ہے۔ اس ضمن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے گا اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔"

(آل عمران: 97)

حج انسانی زندگی پر بہت سے اخلاقی، سماجی اور روحانی اثرات مرتب کرتی ہیں۔ جس سے انسان دنیا و آخرت دونوں سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

حج کا مفہوم:

حج

لغوی مفہوم:

حج عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "قصد کرنا" یا "ارادہ کرنا" ہے۔

اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں حج سے مراد اللہ تعالیٰ کے گھر خانہ کعبہ کی زیارت کا ارادہ کرنا ہے۔

شرعی معنی:

شرعی اصطلاح میں حج سے مراد ہے "بیت اللہ کی زیارت اور مناسکِ حج کی ادائیگی ہے۔" ماہ ذوالحجہ کی 10 ویں تاریخ کو بیت اللہ کا طواف کرنا اور باقی مناسکِ حج ادا کرنا۔"

لیے ہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔" ان الفاظ کی بلند
آواز میں دل کی گہرائی سے ورد کی جاتی ہے تو حاجی
کے اندر احساس محبوبیت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس
کو اپنے زندگی کی حقیقی مقاصد کا بھی احساس ہوتا ہے۔

حج کے اخلاقی اثرات:-

(i) ضبطِ نفس:-

احرام باندھتے ہی بندے پر کئی حلال اشیاء مقررہ مدت تک حرام ہو جاتی ہیں۔ انسان ان اشیاء کی طرف میلان رکھتے ہوئے بھی حکم الٰہی کے تحت ان سے پرہیز کرتا ہے اور یوں ضبطِ نفس کا عملی مظاہرہ کرتا ہے۔

(ii) احساسِ ذمہ داری:-

حج کے ذریعے انسان اپنے تمام تر ذمہ داریوں کا احساس کر سکتا ہے۔ حج اس وقت فرض ہوتا ہے جب اہل و عیال کے نفقہ سے کچھ بچتی ہے۔ اس لیے آدمی حج کے لیے اس وقت نکلتا ہے جب اہل و عیال کی ضرورتوں کا سامان کر لیتا ہے۔ اس لیے اس کو اہل و عیال کی مصارف کا ذمہ دار خود بخود محسوس ہو جاتی ہیں۔ معاملات میں قرض انسان کا سر کا بوجھ ہے اور حج وہی شخص کر سکتا ہے جو اس سے سبکدوش ہو جائے۔ اس لئے معاملات پر اس کا نہایت عمدہ اثر پڑتا ہے۔

(iii) سادگی کی تربیت:-

حج انسان میں سادگی کی صفت پیدا کرتا ہے اور فضول خرچی اور فخر و غرور سے بچاتا ہے۔ حج کے دوران میں احرام باندھنا، خوشبو سے پرہیز کرنا، شکار سے باز رہنا جیسے امور انسان میں سادگی کا فروغ دیتے ہیں۔

(iv) جفاکشی کی تربیت:۔

حج جفاکشی کا ایک بہت اچھا ذریعہ ہے۔ انسان اپنے گھر سے دور اپنے گھر والوں اور اہلِ وطن سے دور سخت تکالیف اور مصیبتوں کا سامنا کر کے مناسکِ حج ادا کرتا ہے۔ اس سے اس میں مشقت اٹھانے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

حج کے سماجی اثرات:۔

(i) مساوات کا عملی مظاہرہ:۔

حج کے موقع پر دنیا کے ہر کونے سے آئے ہوئے بندگانِ الٰہی ایک ہی لباس میں، ایک ہی امام کی اقتدا میں اور ایک ہی مقصد کے تحت مساوات کا بے مثال اور لازوال عملی مظاہرہ کرتے ہیں۔ تمام مسلمان رنگ، نسل، علاقے، زبان اور امارت و غربت کے مصنوعی امتیازات سے بالاتر ہوتے ہیں اور حج کے موقع پر اس کا بہترین عملی اظہار کرتے ہیں۔

بقولِ اقبالؒ:

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

(ii) اتحادِ عالمِ اسلامی:۔

اتحادِ عالمِ اسلامی کے لیے بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔ اسلامی ممالک کو اس سالانہ اجتماع سے فائدہ اٹھانا چاہیے، اور اسلامی اتحاد کو فروغ دینا چاہیے۔ افراد کی طرح حکومتیں بھی اتحاد کا عملی مظاہرہ کریں۔ حج فی الحقیقت اتحادِ عالمِ اسلامی کے فروغ کا بہترین موقع ہے۔

مکے نے دیا خاکِ جنیوا کو یہ پیغام
جمعیتِ اقوام کہ جمعیتِ آدم؟

(علامہ اقبال)

(iii) ملت اسلامیہ کے مسائل کا حل:-

حج مسلمانان عالم کے مسائل کے حل کے لیے بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔ ملت اسلامیہ کو چاہیں کہ وہ اس موقع کو اپنی اسلامی مسائل کے حل کے لیے استعمال کریں اور یہودیوں، نصرانیوں اور لادینوں کی چنگل سے نکل کر اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لیے راہ ہموار کریں۔ 1954 میں جب صدر جمال عبدالناصر نے حج کیا تو شاہ سعود کو تجویز دی کہ حج کے فورم کو مسلم امہ کے سیاسی مسائل کے حل اور اتحاد کے لیے استعمال کیا جائے۔

(iv) بین الاقوامی تعلقات میں فروغ:-

حج کے دوران دنیا کے گوشے گوشے سے مختلف ملکوں سے حجاج اکرام مکہ مکرمہ تشریف لاتے ہیں اس موقع پر وہ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور اسی مبارک اور بابرکت موقع پر فرزندان توحید کے درمیان محبت، اخوت، بھائی چارے، رواداری کا رشتہ ہموار ہوتا ہے اور بین الاقوامی سطح پر امت مسلمہ کے تعلقات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

خلاصہ بحث:-

حج دین اسلام کا ایک اہم اور پانچواں رکن ہے۔ تمام صاحب استطاعت مسلمان مرد و عورت پر زندگی میں ایک مرتبہ حج کو فرض قرار دیا گیا ہے جیسے کہ حضور اکرام نے ارشاد فرمایا ہے: "جو شخص زاد راہ اور سواری رکھتا ہو جس سے بیت اللہ تک ~~پہنچ~~ پہنچ سکے اور پھر بھی حج نہ کرے تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی" باقی ارکان اسلام کی طرح حج بھی انسانی زندگی میں بہت سے مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔ حج انسان کی ہر پہلو میں چاہے اخلاقی، روحانی یا سماجی ہو ہر لحاظ سے تربیت کرتا ہے اور باقی تمام ادیان مذاہب میں حج جیسا بہترین عمل موجود نہیں جیسا کہ اسلام میں حج کے طور پر ہمیں زندگی کو

بہتر انداز سے گزارنے اور آخرت کی کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ بقولِ اقبال:

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی

جن لوگوں کا حج اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے ان کے بارے میں صحیح مسلم کی حدیث میں کہا گیا ہے:

ترجمہ: "مقبول حج کا اجر جنت کے سوا کچھ نہیں"

چنانچہ حج ایک عظیم عمل ہے جس کے اثرات نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی نمایاں ~~ہوتا ہے~~ ہوتے ہیں۔